مولانا محمد عبدالحق چوہان مدظلہ

ام المومنین سیدہ
ام حبیبہ رملہ بنت ابی سفیان سلام اللہ علیہا ورضوانہ

سیدہ ام حبیبہ رملہ رضی اللہ عنہا سیدنا ابوسفیان صخر بن حرب رضی اللہ عنہ کی لخت جگر ہیں انکی والدہ کا نام صفیہ بنت ابی العاص بن امیہ ہے جو کہ حضرۃ عثمان رضی اللہ عنہ کی پھوپھی تھیں۔ سیدہ ام حبیبہ پہلے عبید اللہ بن جحش کے نکاح میں تھیں، عبیداللہ بن جحش وہ شخص ہے جو کہ اسلام سے پہلے قریش کے دینِ جاہلیت میں متردد تھا اور اس کو یہ تلاش تھی کہ کسی طریقہ سے دینِ ابراہیم کی حقیقی تعلیم معلوم ہو جائے چنانچہ سیر و تاریخ کی کتب میں ہے ایک دفعہ قریش اپنی ایک عید کی تقریب میں ایک بت کے سامنے اس کی تعظیم کے لئے اکٹھے ہوئے۔ اور اس کو نذرانہ پیش کرنے کے لئے جانور ذبح کئے اور اس کا طواف کیا، لیکن اس مذہبی اجتماع میں ان چار افراد نے شرکت نہ کی ورقہ بن نوفل، عبیداللہ بن جحش، عثمان بن الحویرث۔ زید بن عمرو بن نوفل ـــــ اور انہوں نے آپس میں مشورہ کیا کہ دین ابراہیم کی حقیقت معلوم کرو، کیونکہ ہماری قوم تو گمراہ ہو گئی کیونکہ یہ لوگ ایسے پتھر کے سامنے سجدہ ریز اور اس کے طواف میں مصروف ہیں جو کہ نہ کسی کی بات سن سکتا ہے نہ دیکھ سکتا ہے اور نہ ہی نفع اور نقصان دینے پر اس کو قدرت ہے۔

ما حجر نطیف به لا یسمع ولا یبصر ولا یضر ولا ینفع یا قوم التمسوا لانفسکم دیناً فانکم واللہ ما انتم علی شئ فتفرقوا فی البلدان یلتمسون الحنفیة	یہ کیا پتھر ہے، جس کا ہم طواف کرتے ہیں نہ وہ ہماری بات سن سکتا ہے نہ ہمیں دیکھ سکتا ہے نہ ہمیں نقصان پہنچا سکتا ہے اور نہ ہی نفع دے سکتا ہے۔ اے قوم اپنی ذات کے لئے حقیقی دین تلاش کرو۔ لاریب قسم

دین ابراھیم۔ فاما ورقتہ بن نوفل فاستحکم فی النصرانیتہ واتبع الکتب من اھلھا حتی علم علماً من اھل الکتاب۔ واما عبیداللہ بن جحش فاقام علی ماھو علیہ من الالتباس حتی اسلم ثم ھاجر مع المسلمین الی الحبشۃ ومعہ امرأتہ ام حبیبہ بنت ابی سُفیان مسلمۃً فلما قدمھا تنصر وفارق الاسلام حتی ھلک ھناک نصرانیا"

{ ابن ھشام
صہ ۲۲۳ ج ۱ }

بخدا تم حقیقی دین پر بالکل نہیں ہو۔ پس یہ لوگ حضرۃ ابراہیم علیہ السلام کے حقیقی دینِ حنیف کی تلاش میں شہروں میں چلے گئے۔ ورقہ بن نوفل نے تو نصرانیت اختیار کر کے اس پر مستحکم ہو گیا اور اس نے نصاریٰ سے اُنکی کتب تلاش کر کے اھلِ کتاب کی تعلیم حاصل کر لی اور عبید اللہ بن جحش اسی تردد میں تھا (جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ختم نبوۃ کے درجۂ رفیعہ پر فائز ہو کر قوم کو اسلام کی دعوۃ دی) تو عبید اللہ مسلمان ہو گیا اس کے بعد اس نے مسلمانوں کے ساتھ حبشہ کی طرف ہجرت کی اور اسکی زوجہ محترمہ سیدہ ام حبیبہ نے بھی مسلمان ہو کر اس کے ساتھ ہجرت اختیار کی جب وہ حبشہ میں آیا تو اسلام چھوڑ کر نصرانیت قبول کر لی اور اسی حالت میں وہ وہیں مر گیا۔

جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ان حالات کا علم ہوا تو آپ نے عمرو بن اُمیہ ضمری رضی اللہ عنہ کو نجاشی کے پاس بھیجا کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے بی بی ام حبیبہ کو نکاح کا پیغام دے، چنانچہ نجاشی نے یہ پیغام اپنی ایک لونڈی کے ذریعہ حضرۃ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کی طرف بھیجا جب نجاشی کی لونڈی نے بی بی اُم حبیبہ کو یہ بشارت دی تو انہوں نے چاندی کے دو کنگن اور انگوٹھیاں اس کو عنایت کیں اور اپنی طرف سے حضرۃ خالد بن سعید بن عاص کو وکیل مقرر کیا۔ نجاشی نے عقدِ نکاح کے لئے ایک مجلس منعقد کی جس میں حضرۃ جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ اور دیگر مہاجرینِ حبشہ نے شرکت کی اور نجاشی نے یہ خُطبہ پڑھا :

الحمد للہ الملک القدوس ——— سب تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہیں،

السلام المومن المهيمن العزيز الجبار - اشهد ان لا اله الا الله و ان محمداً عبده ورسوله ارسله بالهدى ودين الحق ليظهره على الدين كله ولو كره المشركون اما بعد فقد اجبت الى ما دعى اليه رسول الله صلى الله عليه وسلم وقد اصدقتها اربع مأة اربعمأة دينار

جو بادشاہ ہے، پاک ہے، سلام ہے امن دینے والا ہے نگہبانی کرنے والا ہے زبردست ہے اور خرابی کو درست کرنے والا ہے۔ اور میں گواہی دیتا ہوں اس بات کی کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں جس نے اپنے پیغمبر کو ہدایت اور سچا دین دے کر بھیجا ہے تاکہ اس دین کو تمام دینوں پر غالب کر دے، اگرچہ مشرکوں کو کیسا ہی گراں گزرے۔

میں نے اس فرمان کی تعمیل کی ہے جس کے متعلق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا ہے اور میں نے چار سو دینار حضرۃ ام حبیبہ کو حق میں دیئے ہیں

اس کے بعد حضرت خالد بن سعید رضی اللہ عنہ اُٹھے جو کہ حضرۃ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کی طرف سے وکیل تھے اور اُنہوں نے یہ خطبہ پڑھا:

الحمد لله احمده واستعينه واستغفر الله واشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له واشهد ان محمداً عبده ورسوله ارسله بالهدى و دين الحق ليظهره على الدين كله ولو كره المشركون اما بعد فقد اجبت الى ما دعى رسول الله صلى الله عليه وسلم

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہیں، میں اس کی حمد بیان کرتا ہوں، اس سے مدد مانگتا ہوں اور اس سے مغفرۃ کا طلبگار ہوں اور گواہی دیتا ہوں اس بات کی کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہی اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ اور گواہی دیتا ہوں اس بات کی کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں، جن کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت اور سچا دین دے کر مبعوث کیا ہے تاکہ اس دین کو تمام ادیان

وزوجته ام حبيبة بنت ابي سفيان فبارك الله لرسول الله صلى الله عليه وسلم ... ...

پر غالب کرے۔ گو مشرکوں کو کیسا ہی گراں گزرے میں نے اس فرمان کی تکمیل کی جس کے متعلق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا۔ اور میں نے آپ سے ام حبیبہ بنت ابی سفیان کا نکاح کر دیا ہے خدائے قدوس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے یہ نکاح باعثِ برکت بنائے۔

اس کے بعد نجاشی نے حق مہر کے دنانیر کو حضرۃ خالد بن سعید کے حوالہ کر دیا جب لوگ اٹھنے لگے تو نجاشی نے کہا ابھی نہ اٹھو کیونکہ انبیاء علیہم السلام کی سُنّت ہے کہ نکاح کی مجلس میں طعام کھایا جائے۔ چنانچہ اس نے طعام طلب کیا۔ سب لوگوں نے طعام کھایا پھر مجلس برخاست ہوئی۔ ایک روایت میں ہے نجاشی نے چار ہزار دینار حق مہر میں دیئے۔ جب دنانیر حضرۃ ام حبیبہ رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے تو آپ نے ان میں سے پچاس مثقال نجاشی کی اس لونڈی کی طرف بھیجے جس کو نجاشی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح کا پیغام دے کر سیّدہ ام حبیبہ کی خدمت میں بھیجا تھا اور ساتھ ہی یہ کہلا بھیجا کہ پہلے دن میں نے بشارت کے لائق تجھے ہدیہ نہیں دیا تھا اسلئے یہ قبول کر لو۔ لیکن اس لونڈی نے معذرت کے ساتھ یہ تحائف واپس کر دیئے کہ بادشاہ نے مجھے منع کیا ہے۔

نجاشی کی عورتوں کی طرف سے آپ کو عود زعفران اور عنبر وغیرہ کا تحفہ پیش کیا گیا۔ جب حضرۃ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں تو ان تحائف کو آپ کی خدمت میں پیش کیا۔ حضرۃ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ کے پیغام نکاح آنے سے قبل میں نے ایک خواب دیکھا کوئی شخص مجھے یا ام حبیبہ یا ام المومنین کہہ کر پکار رہا ہے۔ مجھے اسی وقت اس خواب کی یہ تعبیر سمجھ میں آئی کہ عنقریب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے ساتھ نکاح کریں گے چنانچہ کئی دنوں کے بعد میرے خواب کی تعبیر سچی ہو گئی۔

علامہ ابو محمد عبد الملک بن ہشام رحمہ اللہ تعالیٰ المتوفی ۲۱۸ھ نے اپنی مشہور اور متداول تالیف "سیرۃ ابن ہشام" میں سیّدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کا ترجمہ اس طرح کیا ہے:

واسمها رملة بنت ابي سفيان

سیّدہ ام حبیبہ ان کا اسم گرامی رملہ بنت

بن حرب ۔ زوجه ایاها خالد
بن سعید بن العاص ۔ وهما
بارض الحبشة واصدقها النجاشی عن
رسول الله صلی الله علیه وسلم اربع
مئة دینار وهو الذی خطبها علی رسول
الله صلی الله علیه وسلم ۔ وکانت قبله عند عبید الله بن
جحش الاسدی ۔

(سیرۃ ابن ہشام ص۶۴۵ ج ۲)

ابی سفیان بن حرب ہے ۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کے ساتھ ان کا نکاح حضرۃ خالد بن سعید بن العاص
نے کیا ۔ اور اس وقت یہ دونوں حبشہ میں مقیم
تھے ۔ اور شاہِ حبشہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کی طرف سے ان کو حق مہر ادا کیا اور وہ چار سو
دینار تھے اور اسی شاہِ حبشہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کی طرف سے ان کو نکاح کا پیغام دیا ۔ اور یہ پہلے
عبید اللہ بن جحش اسدی کے حبالۂ نکاح
میں تھیں ۔

حضرۃ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے دل میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا احترام اور عظمت اس قدر تھی کہ ان کا والد ابو سفیان جو کہ ابھی مسلمان نہیں ہوا تھا معاہدۂ صلح حدیبیہ کی تجدید کے لئے مدینہ منورہ آیا تو حضرۃ ام حبیبہ کے حجرہ میں جب وہ ایک بستر پر بیٹھنے لگا تو حضرۃ ام حبیبہ نے وہ بستر لپیٹ لیا تو ابو سفیان نے کہا اے بیٹی میں نہیں جانتا کہ اس بستر کو تو نے میرے لائق نہیں سمجھا یا مجھے اس بستر کے لائق نہیں سمجھا ۔ حضرۃ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ تم اس بستر کے لائق نہیں ہو اس لئے کہ یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا بستر ہے اور تو مشرک پلید ہے مجھے یہ بات پسند نہیں کہ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بستر پر بیٹھے ۔

فلما ذهب لیجلس علی فراش رسول
الله صلی الله علیه وسلم طوته عنه ۔
فقال یا بنیه ما ادری ارغبت بی
عن هذا الفراش ام رغبت به عنی ؟
قالت بل هو فراش رسول الله
صلی الله علیه وسلم وانت رجل
مشرک نجس ولم احب ان تجلس

جب ابو سفیان نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے
بستر پر بیٹھنے لگا تو سیدہ ام حبیبہ نے وہ بستر
لپیٹ لیا اس پر ابو سفیان نے کہا اے میری
بیٹی میں نہیں جانتا کہ اس بستر کو تو نے میرے
لائق نہیں سمجھا یا مجھے اس بستر کے لائق نہیں
سمجھا ۔ سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا
یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا بستر ہے تو مشرک

علی فراش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم — پلید ہے مجھے یہ بات پسند نہیں کہ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بستر پر بیٹھے۔

[سیرۃ ابن ہشام ص ۳۹۶ ج ۲]

حضرۃ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا احکام اسلام کی اس قدر پابند تھیں کہ جب ان کے والد سیدنا ابو سفیان رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی تو انہوں نے تیسرے یوم خوشبو استعمال کی اور ساتھ ہی یہ فرمایا :

قسم بخدا مجھے اس وقت خوشبو کی کوئی ضرورت نہیں مگر یہ بات ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فرمایا کہ وہ عورت جو کہ اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتی ہے اس کے لئے یہ جائز نہیں کہ میت پر تین دن سے زیادہ غم کا اظہار کرے مگر اپنے خاوند کے لئے، اس لئے کہ چار ماہ دس دن اسکی عدۃ ہے۔

سنہ ۴۴ھ کو حضرۃ معاویہ رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں انکی وفات ہوئی۔ جب انکی وفات کا وقت قریب آیا تو انہوں نے حضرۃ عائشہ اور حضرۃ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی طرف پیغام بھیجا کہ ایک خاوند کی بیویاں ہونے کی وجہ سے ایک دوسرے سے جو چشمک رہتی ہے اسکی وجہ سے تمہارے حق میں مجھ سے اگر کوئی غلطی ہوگئی ہو تو مجھے معاف کر دیں۔ آپ کی ان بہنوں نے کہلا بھیجا کہ ہم نے آپ کو سب کچھ معاف کر دیا اور آپ بھی ہمیں معاف کر دیں۔ آپ نے فرمایا تمہیں خدا خوش رکھے۔ مجھے تم نے خوش کر دیا۔

حضرۃ ام حبیبہ رضی اللہ عنہ سے ۶۵ حدیثیں مروی ہیں۔ ایک روایۃ میں ہے کہ آپ اپنے محترم بھائی امیر المومنین سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس دمشق میں مقیم تھیں اور وہیں ان کی وفات ہوئی۔ لیکن راجح روایت یہی ہے کہ مدینہ منورہ میں ان کی وفات ہوئی۔ سلام اللہ ورضوانہ علیہا

نرخنامہ اشتہارات

ٹائیٹل کا آخری صفحہ سالم ۱۰۰۰/= روپے
ٹائیٹل دوسرا اور تیسرا صفحہ ۸۰۰/= روپے
عام صفحہ (سالم) ۲۰۰/= روپے
" " (۱/۲) = ۲۵۰/ روپے
" " (۱/۴) = ۱۲۵/- روپے

مستقل معاونین کے لئے خصوصی رعایت ہوگی

نقیب ختم نبوت